© rasailojaraid.com

(1) باہر سے انتہا پسند اور امن دشمن لوگوں کا بلتستان آ کر بس جانا

(2) انتہا پسندانہ مواد پر مبنی لٹریچر کی درآمد

(3) مقامی نوجوانوں کی بیرونی انتہا پسند تنظیموں میں شمولیت

یہ ایسے عوامل و محرکات ہیں، جنہیں آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

بہر حال عرصہ ڈھائی سال کی تگ و دو کے بعد حکومت نے جانی و مالی نقصانات کے ازالے کی منظوری دیدی اور وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات جناب طاہر اقبال صاحب نے متاثرین میں بتاریخ 28 اپریل 2007 سکردو میں چیک تقسیم کیے۔

اگر چہ جانی نقصانات کا نعم البدل ہو ہی نہیں سکتا اور روز افزوں مہنگائی کے دور میں **ڈھائی سال** بعد ملنے والا معاوضہ نقصانات کی پوری تلافی بھی نہیں کر سکے گا۔ پھر بھی حکومت کی طرف سے مظلوموں کی دادرسی ایک مستحسن اقدام ہے۔

ہم اس سلسلے میں ہمدردانہ تعاون پر وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات جناب طاہر اقبال، چیف سکریٹری جناب قمر الزمان چوہدری اور فورس کمانڈر صاحبان کے بے حد مشکور ہیں۔ اسی طرح علاقے کے ممبر و مشیر تعمیرات عامہ جناب محمد ابراہیم ثنائی و دیگر سیاسی و سماجی شخصیات کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں، جو دادرسی کے لیے وقتاً فوقتاً مطالبے کرتے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اُس وقت کے وزیر نے اپنے ہم خیال آقاؤں اور غلاموں کی ملی بھگت سے اس صدمے کو ٹالنے کی بھرپور کوشش کی۔ ہم موجودہ وزیر جناب طاہر اقبال کی کاوشوں کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے اس المیے سے دوچار لوگوں کے زخم پر فاحہ رکھنے کی کوشش میں کیس کو دوبارہ قابل عمل بنایا اور حکومت سے منظوری حاصل کر کے دم لی۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء

شنید ہے کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے سرپرستوں نے اس انسانیت دوستی پر وزیر موصوف کے خلاف سیاسی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ ایسا ہر اقدام علاقائی مفادات کے خلاف ہے۔ قوم کے نمائندوں کو فرقہ واریت سے نکل کر عوام کے سچے ہمدرد بننا چاہیے مظلومین کی دادرسی پر چیں بجبیں ہو کر لیڈری چمکانے والوں سے عرض ہے کہ ظلم و بربریت جہاں کہیں بھی ہو انسانیت کے لیے تباہ کن ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر کسی کا مفاد اسی میں ہے کہ علاقے میں امن و رواداری اور اخوت اسلامی کو فروغ حاصل ہو۔ اس سلسلے میں قومی نمائندوں کو خصوصاً اپنے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے چاہئیں۔ اسی میں اکثریتی فرقے کا اپنا مفاد بھی مضمر ہے۔

ضلع گنگچھے کے موضع غواڑی اور کورو میں 2005ء کو سیلاب نے تباہی پھیلا دی، اس کے متاثرین بے آسرا، بے گھر ہو کر کئی سال سے انتہائی تکلیف دہ صورت حال سے دوچار ہیں، مگر تا حال کوئی پوچھنے والا نہیں۔ گویا انہیں اس بات کی سزا دی جا رہی ہے۔ لہٰذا اس خالص انسانی المیے کے شکار افراد کے لیے جلد از جلد معاوضہ اور ریلیف کا بندوبست کیا جائے۔

❁❁❁❁❁❁

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شمالی علاقہ جات اور گنگ چھے کے لیے نئے ناموں کی تجاویز

بلتستان کے پرامن علاقے میں اب تک تمام لوگ اپنے اپنے معتقدات پر عمل پیرا تھے اور اس بنیاد پر شیعہ، سنی اور نوربخشی کہلاتے تھے۔ اب لوگوں کی مذہبیت میں بھونچال آیا ہے یا سستی شہرت کا شوق حد سے تجاوز کر گیا ہے کہ مذہبی رواداری کو پامال کرتے ہوئے مختلف علاقوں میں گلی کوچوں اور تحصیل و یونین کونسلوں، چوک، بازاروں اور شاہراہوں کا نام بدل کر فرقہ وارانہ نوعیت کے نت نئے ناموں سے موسوم کیا جا رہا ہے۔

ادھر قانون ساز کونسل میں ''ناردرن ایریاز'' کا نام بدلنے کی تجویز بجا طور پر سامنے آئی ہے۔ اسے ''**بلورستان**'' کے نام سے پکارے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ''**ضلع گانگ چھے**'' کا نام بدلنے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اسے ''**ضلع چپلو**'' کہا جائے، کیونکہ یہ بہت پرانا اور مشہور نام ہے۔ جیسے کہ بہت سے لوگ سکردو کی شہرت کی وجہ سے بلتستان کو **ضلع سکردو** کہتے ہیں۔

یہ بات باعث افسوس ہے کہ اکثریتی فرقے کی جانب سے فرقہ وارانہ نوعیت کا نام رکھنے کی قراردادیں حکام بالا تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ علاقے میں امن و مروت کو فروغ دینے کے لئے حکومت اور عوام دونوں کو ہر اس اقدام سے اجتناب کرنا چاہئے، جس سے فرقہ واریت کو فروغ ملے۔

ہمیں اپنے اپنے دائرے میں اسلام کے احکام پر عمل پیرا رہتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آنا چاہیے۔ موقع محل دیکھ کر اچھے انداز میں اپنے عقائد کا اظہار کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن کسی پر اپنے فرقہ وارانہ ناموں کو مسلط کرنے جیسے نازک معاملات میں ''**دوسروں کے عقیدے کو مت چھیڑو**'' والی پالیسی اپناتے ہوئے ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا جس سے اسلامی اخوت، معاشرتی امن اور باہمی رواداری کو فروغ ملے۔

بصورت دیگر علامہ اقبالؒ کے بقول: ''**تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں**''

• • • • • •

لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا افسوسناک و جگر خراش حادثہ

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ موجودہ حکومت اپنے مقصد کے حصول کی خاطر روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام سے عجیب و غریب نظریات و تصورات کی ترویج میں مصروف ہے، بالخصوص اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نصاب تعلیم سے لے کر حدود آرڈیننس تک میں یورپ کے سانچے میں ڈھلا ہوا معاشرہ قائم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اس مقصد کے لئے طبقہ علماء اور دینی مدارس کو اپنی راہ میں حائل سنگ گراں تصور کرتی ہے اور عالمی برادری میں اپنی اہمیت و افادیت ثابت کرنے کی خاطر جہاد و حریت کے متوالوں کو دہشت

© rasailojaraid.com